تبصرے

سرگذشت غزالی۔ ازمولانا محمد حنیف ندوی۔ تقطیع متوسط ضخامت ۱۸۸ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر قیمت مجلد تین روپے ـــــ پتہ:- ادارہ ثقافت اسلامیہ۔ نرسنگھ داس گارڈن ۲۔ کلب روڈ۔ لاہور (پاکستان)

امام غزالی کی کتابوں میں "المنقذ من الضلال" کو بڑی شہرت اور مقبولیت حاصل ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ کتاب مختصر ہے لیکن اس کو درحقیقت امام صاحب کے ذہن وفکر کا سفرنامہ کہنا چاہیئے۔ اس میں امام صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں بتایا ہے کہ علوم عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل وتدریس کے بعد بھی اُن کے قلب میں طمانینت وسکون کا فقدان ہی رہا اور اذعان ویقین کی دولت سے محروم رہے تو مسند درس وتدریس، منبر وعظ وارشاد، رجوع خلق اور دنیوی راحت و آسائش کے وہ تمام سامان جو انہیں بغداد میں حاصل تھے اُن سب کو یک بیک خیر آباد کہہ غربت وسفر کی زندگی بسر کرنے نکل پڑے آخر گھاٹ گھاٹ کا پانی پینے اور مروجہ علوم وفنون اور اُن کے پیدا کردہ خیالات وافکار کو پورے طور پر کھنگال ڈالنے کے بعد اُن کو جس اذعان ویقین اور روحانی سکون واطمینان کی تلاش تھی وہ تصوف کے دامن میں مل گئے۔ اس سلسلہ میں امام صاحب نے علم وفن اور فکر ونظر کی اُن تمام منزلوں کا ذکر بڑے حکیمانہ انداز میں کیا ہے جن سے اُن کا ذہن اس پوری مدت میں گذرتا اور دوچار ہوتا رہا ہے۔ اس بنا پر داستان بڑی دلچسپ ہے اور حد درجہ سبق آموز وبصیرت افروز بھی۔ زیر تبصرہ کتاب اسی کا اردو میں آزاد و بامحاورہ ترجمہ ہے۔ علاوہ ازیں شروع میں خود فاضل مترجم کے قلم سے ایک سو آٹھ صفحات میں ایک مبسوط وفاضلانہ مقدمہ ہے جس میں پہلے فرقِ باطلہ، تعلیمیہ، قرامطہ، اور باطنیہ کی مختصر تاریخ اور اُن کے عقائد وافکار سے بحث ہے۔ پھر امام غزالی کی فکری خصوصیات پر تبصرہ اور آخر میں کتاب کا خلاصہ ہے۔ زبان وبیان شگفتہ اور دلنشین ہے۔ لائق مترجم نے مختلف فلاسفۂ مغرب کا نام جابجا لیا اور اُن کے افکار کا ذکر کیا ہے مگر سخت تعجب ہے کہ کسی کتاب کا کہیں ایک جگہ بھی حوالہ نہیں دیا ہے۔ ایک علمی کتاب میں یہ فروگذاشت افسوسناک بات ہے۔ اس سے قطع نظر کتاب بڑی دلچسپ معلومات آفریں اور لائق مطالعہ ہے۔